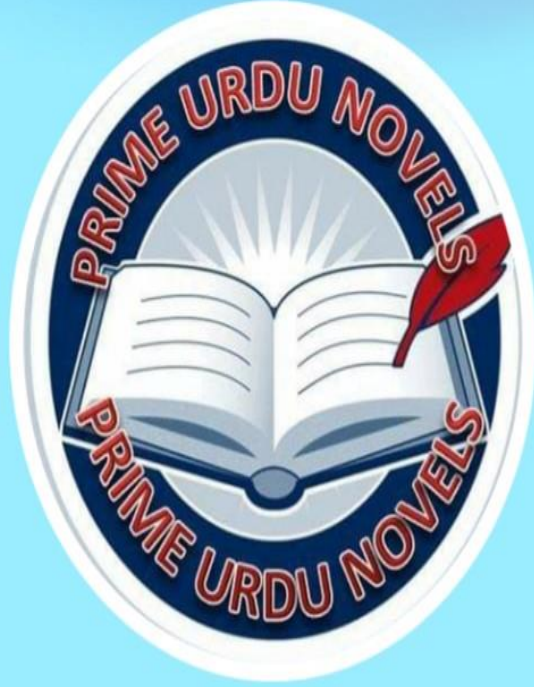


ہمارے محبت



سدرہ چوہدری



<http://famousurdunovels.blogspot.com/>



دعا یہ کیا کر رہی ہو تم؟

رقیہ بیگم جیسے ہی ڈائنگ ٹیبل پہ آئی تھیں، دعا کو دیکھ کر حیرانی سے چلا اٹھی تھیں۔

کیا ماما آرام سے بولیں نہ، آپکا پی پی شوٹ کر جائے گا، اور میں ناشتہ کر رہی ہوں، جیسے ہر گھر میں یونیورسٹی جانے والے کرتے ہیں۔

ناشتہ، کون پاگل ایسا ناشتہ کرتا ہے، جیسا تم کر رہی ہو؟ پاگل پن کی بھی حد ہوتی ہے۔

کیا ماما آپ مجھے پاگل کہہ رہی ہیں؟ ماما آپ جانتی ہیں، یہ میں ہوں آپکی اکلوتی بیٹی دعا، جسے آپ نے

منتوں، مرادوں اور دعاؤں سے مانگا ہے، کتنی معصوم اور بھولی بھالی ہے۔ آپ مجھے صرف میٹھا پراٹھا کیچپ کے

ساتھ کھانے پہ پاگل کہہ رہی ہیں۔

دعا نے دنیا جہان کی معصومیت، دکھ اور ملال چہرے پہ سجا کر ماں کو دیکھا تھا اور اسکی اس قدر چالاکی پہ رقیہ بیگم سر

پکڑ کر بیٹھ گئی تھیں۔

خوشخبری رائٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شیلف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

Prime Urdu Novels Publications

Whatsapp : 03335586927

Email : aatish2kx@gmail.com

ہاں تمہارے جیسا معصوم تو اس دنیا میں ہے ہی نہیں کوئی، روزانہ ایک نیا شوشہ چھوڑ رکھا ہوتا ہے تم نے، اور اب تو تم نے انتہا کر دی ہے، کون کھاتا ہے میٹھا پراٹھا کیچپ کے ساتھ، اور ہر دوسرے دن ڈرائیور کو بیوقوف بنا کر گاڑی لے کر نکل جاتی ہو اور چھٹی کے وقت آج تک تم ڈرائیور کے ساتھ نہیں آئی، بلکہ آنا تو دور ڈرائیور کو نظر تک نہیں آتی تم، جانے دوستوں کے ساتھ کہاں کہاں سے آوارہ گردی کرتی ہوئی پیدل واپس آتی ہو۔ رقیہ بیگم

اب جو شروع ہوئی تو بولتی چلی گئی تھیں، اور انکی ساری باتیں سن کر دعا ہنستی چلی گئی تھی۔

جس پہ رقیہ بیگم نے گھور کر دیکھا تھا۔

بس بس مہم باقی طعنہ بعد میں دے لیجیے گا، میرا جانے کا وقت ہو گیا ہے۔ دعا نے کہتے ساتھ ہی اٹھ کر بیگ اٹھایا تھا اور ماں کے گلے لگ کر پیار کیا تھا۔

اچھا اب لاڈ بند کرو اور برائے مہربانی ڈرائیور کے ساتھ ہی جانا، اوکے مہم جیسا آپکا حکم، میں آج پکا ڈرائیور کے ساتھ ہی آؤں گی۔ اور دل ہی دل میں ہنس رہی تھی کہ ڈرائیور کے ساتھ تو بالکل بھی نہیں جانا اور نہ آنا۔

ٹھیک ہے مہم، آج میں واپس بھی ڈرائیور کے ساتھ ہی آؤں گی، ماں سے الگ ہو کر معصومیت سے کہا تھا۔ اور اسکی اس قدر تابعداری پہ رقیہ بیگم حیران ہوئی تھیں لیکن پھر اسے اللہ حافظ کہہ کر کچن کی طرف چل دی تھیں۔

دعا جیسے ہی باہر نکلی، ڈرائیور نے اسے دیکھ کر جلدی سے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا، اور دعا آرام سے آکر گاڑی میں بیٹھ گئی تھی اور اسے سکون سے گاڑی میں بیٹھتے دیکھ کر رحیم چچا نے بھی حیرانی سے دیکھا تھا اور سکون کا سانس لیا تھا کہ آج دعا بنا کسی ہنگامے کے بیٹھ گئی تھی۔

لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ ان کا سکون عارضی ہے۔ وہ جیسے ہی ڈرائیورنگ سیٹ پہ بیٹھے تھے اور گاڑی سٹارٹ کی تھی دعا نے پریشانی سے رحیم چچا کو آواز دی تھی۔

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

رحیم چچا، میرے نوٹس اندر رہ گئے ہیں اور بہت ضروری ہیں، آج میری طبیعت ٹھیک نہیں ورنہ میں خود لے آتی۔ پلیر آپ لادیں۔

کیا ہوا بیٹا طبیعت کو؟ رحیم چچا نے پریشانی سے پلٹ کر پوچھا تھا۔

چچا رات سے بخار ہے، لیکن میں نے دوا لے لی تھی اب ٹھیک ہوں، وہ نہایت مسکین سی شکل بنا کر بولی تھی اچھا بیٹا کہاں رکھے ہیں میں لادیتا ہوں۔

چچا ڈاننگ ٹیبل پہ پڑے ہیں لے آئیں جلدی سے، ورنہ دیر ہو جائے گی۔

اچھا اچھا بیٹا لاتا ہوں، کہتے ساتھ ہی رحیم چچا گاڑی سے اتر کر اندر کی طرف بڑھ گئے تھے۔

اور ابھی چار ہی قدم چلے تھے کہ انہیں گاڑہ ریورس ہونے کی آواز آئی تھی، جس پہ وہ جلدی سے پلٹے تھے، لیکن اس سے پہلے کہ گاڑی تک پہنچتے دعائیزی سے گاڑی نکالتی چلی گئی تھی اور جاتے جاتے چلا کر کہہ گئی تھی کہ ایک گھنٹے تک گاڑی لینے آجائیے گا۔

اور رحیم چچا آج ایک بار پھر اس کے ہاتھوں بیوقوف بننے پہ مسکرا کر رہ گئے تھے۔

دعا نے جیسے ہی گاڑی گیٹ سے نکالی تھی فوراً اسماء الحسنیٰ فل والیوم کے ساتھ لگائے تھے، دعا نے بچپن سے ہی اپنے والد کو ڈرائیونگ کے دوران اسماء الحسنیٰ سنتے دیکھا تھا اور اب دعا کی بھی یہ عادت پختہ ہو گئی تھی، اب تو دعا نے بہت ساری کیسیٹس بھر والی تھیں جو وہی ہر اس گاڑی کو دیتی تھی جس میں میوزک بلند ہوتا تھا،

اب بھی جیسے ہی وہ تھوڑا آگے آئی تھی، اچانک اس نئے گھر سے گاڑی نکلی تھی اور میوزک فل والیوم سے لگاتھا۔
دعا نے بائیک دم گاڑی کی رفتار بڑھادی اور گاڑی جا کر اس گاڑی کے آگے روک دی تھی اس طرح کہ راستہ بلاک
ہو چکا تھا۔

پھر اس نے جلدی سے ڈیش بورڈ سے کیسٹ لی اور اس گاڑی کی طرف آئی تھی۔ اور گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھے
علی کو دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔

علی کل ہی مائیگریٹ ہو کر ان کی کلاس میں آیا تھا، علی بھی حیران ہو کر آنکھیں پھاڑے دعا کو دیکھ رہا تھا، جس نے
نہ صرف راستی روک لیا تھا اب کی گاڑی کاشیشہ بجا رہی تھی۔

علی نے جلدی سے شیشہ نیچے کیا تھا کہ دعا نے ہاتھ بڑھا کر میوزک بند کر دیا تھا اور وہ اسکی اتنی ہمت پہ خود کو حتی
المقدور نارمل رکھتے ہوئے بولا تھا کہ یہ کیا بد تمیزی ہے؟

دعا نے اسے ایک کیسٹ دی اور کہا کہ کہ آئندہ میوزک کی جگہ یہ سننا تمہارا سفر بہت اچھا گزرے گا۔
لیکن میں یہ کیوں سنوں؟ اور تم سے کیوں لوں؟ علی نے جواباً کہا تھا۔

ایک دفعی سن لو، سفر اچھا گزرے تو رکھ لینا ورنہ یہ میرا ایڈریس ہے اس پہ پہنچا دینا، دعا نے اسے اپنا کارڈ دیتے
ہوئے کہا تھا اور ساتھ ہی وہ اپنی گاڑی اسکے راستے سے ہٹا کر جا چکی تھی۔

دعا کے جاتے ہی علی نے تجسس سے کیسٹ لگائی تھی اور جیسے ہی گاڑی میں

"اللہ لا الہ الا هو الحی القيوم"

کی آواز بلند ہوئی تھی، اسکے ہونٹوں پہ مسکراہٹ آگئی تھی، پھر جلدی سے گاڑی بڑھالی تھی کہ اسے دیر ہو رہی تھی۔

وہ جیسے ہی کلاس میں داخل ہوا تھا، وہیں رک جانا پڑا تھا کیوں کہ سر اخلاق لیکچر سٹارٹ کر چکے تھے اور جب وہ لیکچر سٹارٹ کر دیتے تھے کسی کو کلاس میں داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی۔

وہ بھی وہیں رک گیا تھا دروازے میں اور اب سامنے بیٹھی دعا کو گھور رہا تھا کہ دعا کی وجہ سے ہی وہ لیٹ ہوا تھا۔

اب وہ کلاس سے باہر تھا اور دعا میڈم کلاس میں بیٹھی لیکچر نوٹ کر رہی تھی۔ جس پہ وہ مزید تلملا گیا تھا۔

سر کلاس میں نئے آنے والے سٹوڈنٹس کتنے دن رولز فالو کرنے کے لیے ریلیکس کرنا چاہیے؟

سر اخلاق لیکچر کے دوران سانس لینے کے لیے رکے ہی تھے کہ دعا نے کھڑے ہو کر ایک دم سوال کیا تھا۔

لو بھی نکلو اب تم بھی کلاس سے۔ دعا کو سوال کرتے دیکھ کر علی منہ ہی منہ میں بڑبڑایا تھا۔ کیونکہ اسے پہلے ہی دن

بتا دیا گیا تھا کہ سر اخلاق لیکچر لے دوران کسی کا بولنا برداشت نہیں کرتے، جو بھی پوچھنا ہو لیکچر ختم ہونے کے بعد

کرے، لیکن اب وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا جب سر نے مسکرا کر اسے جواب دیا۔

جی تو مس دعا سب کو پتہ ہے کہ تین دن کے لیے نئے آنے والے سٹوڈنٹس ریلیکس ہیں۔

جی تو سر پھر علی کا تو آج دوسرا دن ہے پھر یہ کلاس سے باہر ہیں کیونکہ ایک منٹ لیٹ ہو گیا تھا۔ اور وہ بھی میری

وجہ سے کیونکہ میں نے اس کا راستی روک لیا تھا۔

اور سر اخلاق اس کی بات سن کر مسکرا اٹھے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ دعا کسی کا بھی راستی صرف ایک ہی وجہ سے روکتی تھی اور پھر انہوں نے علی کی طرف دیکھا تھا اور اسے اندر آنے کا اشاری کیا تھا۔

علی حیران ہو کر دعا کو دیکھ رہا تھا، جس نے کلاس میں کسی کی بھی موجودگی کی پرواہ کیے بنا کہہ رہی تھی کہ وہ اسکی وجہ سے لیٹ ہوا تھا۔

اس نے جیسے ہی کلاس میں نظر دوڑائی اسے ایک ہی سیٹ خالی نظر آئی جو دعا کے مقابل تھی، وہ خاموشی سے دعا کے برابر کر بیٹھ گیا تھا۔

سر دوبارہ لیکچر شروع کر چکے تھے، علی نے ادھر ادھر دیکھا سب لیکچر نوٹ کرنے میں لگے تھے وہ بھی یہی کرنے لگا لیکن جب اسکی نظر دعا پہ پڑی تھیں اسکی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں۔

علی نے ایک نظر ادھر ادھر دیکھا سب لیکچر نوٹ کرنے میں لگے تھے، وہ بھی یہی کرنے لگا لیکن جب اس نے ساتھ بیٹھی دعا کو دیکھا تو اسکی آنکھیں تھیں سے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

کیونکہ وہ رجسٹر میں موبائل رکھے گیم کھیلنے میں مصروف تھی، اور دوسرا موبائل اس نے ریکارڈنگ پہ لگا رکھا تھا۔ علی اسکی چالاکی پہ مسکرا کر رہ گیا اور دل میں سوچا کہ کل سے وہ بھی یہی کرے گا۔

کلاس ختم ہوتے ہی اس سے پہلے کہ علی دعا سے بات کرتا وہ بنا اسے دیکھے مکمل نظر انداز کیے اپنی دوست کی طرف بڑھ گئی۔

اسے بڑھتا دیکھ کر علی بھی عامر کی طرف بڑھ گیا جو کہ اسکا انتظار کر رہا تھا۔

عامر کب سے علی سے باتیں کر رہا تھا لیکن اسکا دھیان نہ جانے کہا تھا، ایک دم عامر بھی چپ ہو گیا لیکن وہ پھر بھی گم صم رہا۔

آخر عامر اسے کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے پوچھا کہ وہ کہاں گم ہے اور اسکے منہ سے بے ساختہ دعا نکلا تھا۔
عامر نے دعا سن کر رکھ کے ایک ماری تھی اسکی کمر میں، علی بھی جلدی سے سیدھا ہوا تھا۔
اب بولو کیا دعا؟ عامر نے آنکھ کے اشارے سے پوچھا۔

کچھ نہیں کہہ کر پھر سے دعا کو دیکھنے لگا تھا اور گراؤنڈ میں سکون سے دعا کی طرف رخ کر کے لیٹ گیا۔
اور تھوڑی ہی دیر میں وہ پھر اٹھ کر بیٹھ گیا، لیکن نظروں کا زاویہ نہیں بدلا، اسکی نظریں ابھی دعا پر تھیں جو کچھ ہی
فاصلے پر اپنی دوست فاریہ کے ساتھ بیٹھی کوک پی رہی تھی۔
یار بس کرو، مجنوں نہ بنو، عامر نے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے اسے پھر تھپڑ مارا۔
تھپڑ کھانے کے بعد بھی علی مسکراتا رہا تھا پھر ایک دم علی کی طرف متوجہ ہوا۔

یار عامر میں سوچ رہا ہوں کہ دعا کو پروپوز کر دوں، مجھے بہت پسند آئی ہے، اسکے ساتھ میری بہت اچھی گزرے گی۔

ہنسنہنسنن دعا سے شادی ہم دعا سے شادی ہم ایک دفعہ دوبارہ سوچ لو، عامر نے اسے مفت کا مشورہ دیا۔

یار بس جب دل نے فیصلہ کر لیا تو سوچنا کیسا، میں بس ابھی جاتا ہوں دعا کے پاس، اس سے ایڈریس لیتا ہوں، شریفوں کی طرح رشتہ بھیجوں گا۔

چلو تمہیں زیادہ ہی اوکھلی میں سر دینے کا شوق ہے تو کوشش کر کے دیکھ لو۔

آہ! او میرے اللہ

ایک کین اڑتا ہوا آیا تھا اور علی کے ماتھے پہ لگا تھا جیسے پھینکنے والے نے ٹکا کے نشانہ لگایا ہو۔

عامر نے کین کی ڈائریکشن میں دیکھا تھا اور پھر ہنستا چلا گیا، علی نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

کیونکہ کین دعا نے پھینکا تھا، دعا فاریہ کے ساتھ بیٹھی کوک پی رہی تھی پھر بنا دھرا دھرا دیکھے اسے نے کین اچھال دیا تھا۔

کین بھی شاید جانتا تھا کہ اسے سیدھا علی کے ماتھے پہ ہی لگنا ہے، اس لیے بنارستے میں رکے، دس فٹ کے

فاصلے پہ بیٹھے علی کو ہی آکر لگا۔

علی متحیر ہو کر کبھی دعا کو دیکھتا اور کبھی پاس پڑے کین کو، ایک دم اسے اپنے چہرے پہ گرم سیال مادے کا احساس

ہوا تو اس نے اپنے ماتھے کو چھوا اور اپنی آنکھوں کے سامنے ہاتھ کیا تو اس کا ہاتھ سرخ تھا۔

اسے کے ماتھے سے خون نکل رہا تھا۔

عامر اسے دیکھ کر بے تحاشا ہنس رہا تھا، یا را بھی تو تم نے اسے پروپوز کرنے کا سوچا ہے اور یہ حال ہوا ہے، سوچو اگر شادی ہو گئی تو کیا بنے گا تمہارا، شاید تمہارا پورا جسم پیٹوں سے بھر جائے گا۔

اسکی بات سن کر علی نے گھور کر دیکھا تھا اور ماتھے پہ رومال رکھا تھا، جہاں سے ابھی بھی خون نکل رہا تھا۔
عامر بھی فوراً سنجیدہ ہو کر اسکی طرف بڑھا تھا کہ کہیں زخم زیادہ گہرا تو نہیں، لیکن علی نے غصے سے اسکا ہاتھ جھٹک دیا اور تیزی سے اٹھا تھا۔

ایک ہی دن میں دوسری دفعہ دعا کے ہاتھوں میرا مزاق بن کے رہ گیا، چھوڑوں گا نہیں اسے میں، علی اتنا کہہ کر دعا کی طرف بڑھا تھا پھر ایک دم ٹھٹھک کر رک گیا تھا۔
ارمغان مرتضیٰ ہاتھوں میں پھولوں کا گلہستہ لیے دعا کے پاس کھڑا تھا، پھر اس نے وہ گلہستہ دعا کو دے دیا تھا اور ساتھ میں کچھ بولا تھا، اور دعا نے اس سے پھول لے لیے تھے اور ارمغان اس سے کچھ بول کر وہاں سے چلا گیا تھا۔
اور وہ سارے سٹوڈنٹس ارمغان کو دعا کے پاس دیکھ کر رک گئے تھے کہ کیا ہونے والا ہے، اب واپس اپنی اپنی منزل کی طرف چل پڑے تھے۔

عمر نے پلٹ کر علی کو دیکھا تھا جو مسلسل دعا اور ارمغان کو دیکھ رہا تھا، اور پھر علی کے دیکھنے پہ مسکرا کر بولا تھا کہ کل پتہ چلے گا کہ یہ پھول تھے یا کانٹے۔

علی نے حیران ہو کر دیکھا تھا اسکی بات پہ اور پھر پوچھا تھا کہ کیا مطلب ہے اسکی بات کا؟
کچھ مطلب نہیں یار، بس کل کا انتظار کرو۔ کل سب پتہ چل جائے گا، تمہیں بھی اور باقی سب کو بھی۔
دعا اور فاریہ جیسے ہی اٹھ کر کلاس کی طرف جانے لگیں انکی نظر عامر اور علی پہ پڑی تھی اور وہ حیران ہوتی ہوئی انکی طرف آئی تھیں۔

ارے علی یہ تمہیں چوٹ کیسے لگی، تمہارا منہ اور کپڑے تو سارے خون سے بھر گئے ہیں، دعا نے پریشانی سے کہا۔
تمہاری مہربانی سے ہے یہ مس دعا۔
کیا میری مہربانی سے؟ میں نے کیا کیا؟

کچھ بھی نہیں، بس کوک پینے کے بعد یہ کین اڑا دیا تھا اور اسے کہا تھا دیکھو ادھر ادھر مت سنا، سیدھے علی کو لگنا اور دیکھو کتنا تا بعد ار نکلا تمہارا سیدھا آکر میرا ماتھا پھوڑا ہے۔

اور اب میرا یہ حلیہ ہے، میرے کپڑے خراب ہو چکے ہیں، میں کلاس میں نہیں جاسکتا، اتنا امپورٹنٹ لیکچر رہ جائے گا اب میرا، لیکن تمہیں بتانے کا فائدہ، خود تو تم نے ریکارڈ لگا کر لیکچر نوٹ کر لینے ہوتے ہیں۔

اتنا کہہ کر علی نے جانے کے لیے قدم بڑھائے ہی تھے کہ ایک دم دعا نے آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ پکڑ کر روکا تھا۔

علی بات سنو میں نے یہ جان بوجھ کر نہیں پھینکا، میں نے تو-----

ہاں تم تو کچھ بھی جان بوجھ کر نہیں کرتی، بس ہو جاتا ہے سب کچھ۔ دعا نے اپنی صفائی دینے کی کوشش کی تھی جب علی نے اسکی بات درمیان سے ہی کاٹ دی اور غصے سے چلا گیا۔

عامر نے علی کے جانے پہ کندھے اچکا دیے تھے۔

دعا بھی خاموشی سے فاریہ کا ہاتھ پکڑ کر کلاس کی طرف بڑھ گئی۔

دعا جیسے ہی گیٹ سے اندر داخل ہوئی اس نے چوکیدار کو اپنے کمرے میں بے فکری سے سوتے پایا اور وہ خوشی سے بھاگتے ہوئے اندر داخل ہوئی تھی، جہاں لاؤنج میں ہی اس کے ماں باپ بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

وہ خاموشی سے چلنے لگی تھی باپ کے گلے لگنے کے لیے، لیکن اپنے باپ کے الفاظ سن کر وہیں رک گئی تھی۔

روحیل صاحب رقیہ بیگم سے دعا کے رشتے کی بات کر رہے تھے اور بتا رہے تھے کہ انہوں نے دعا کا رشتہ اپنے دوست کے بیٹے سے کر دیا ہے، اور یہ جان کر کہ دعا حیران رہ گئی کہ وہ کوئی اور نہیں بلکہ علی تھا۔

دعا نے اپنے ایکسپریشن کو نارمل کیا اور زور سے سلام کرتی باپ کے گلے جا لگی اور انہوں نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا اور میرا شیر کہہ کر گلے لگا لیا۔

میں کھانا لگاتی ہوں، آپ باپ بیٹی کا دل بھر جائے تو ٹیبل پہ پہنچ جائیے گا۔ رقیہ بیگم نے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔

Hala e mohabbat by Sidra Chaudhary

دیکھا بابا، یہ آپ کی بیگم کیسے جیلس ہو رہی ہے، اور یہ آپ کی غیر موجودگی میں بالکل سوتیلی ماں والا سلوک کرتی ہیں۔ دعا نے فٹ سے باپ کے ساتھ لگ کے بیٹھتے ہوئے شکایات کی پٹاری کھولی تھی۔

ہاں کیونکہ تم ہو ہی میری سوتیلی بیٹی، یہ ایک فقیر اپنی بھوک سے تنگ آکر پکڑا گیا تھا۔ رقیہ بیگم نے بھی جاتے جاتے اسکے خون جلانا ضروری سمجھا تھا۔

دیکھا، دیکھا بابا آپ کے سامنے یہ حال ہے تو سوچیں آپ کے پیچھے آپ کے شیر کا کیا حال ہوتا ہو گا یقین کریں آپ کے شیر کو بھیگی ملی بنا کے رکھتی ہیں آپ کی یہ بیگم صاحبہ۔

اچھا بس کرو جیسے میں تو جانتا ہی نہیں کہ میرا شیر کتنا شریف اور معصوم ہے۔

انہوں نے دعا کے سر پہ چپٹ لگاتے ہوئے کہا تھا اور پھر دونوں کھکھلا کر ہنس دیے تھے۔

اچھا چلو بتاؤ یونی کیسی جارہی ہے؟ کسی سے پنگا تو نہیں لیا نہ؟

نہیں بالکل بھی نہیں، یونی بہت اچھی جارہی ہے۔

اور پھر وہ ساری باتیں بتاتی چلی گئی تھی۔

کیا تم نے علی کا یہ حال کر دیا؟

میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا بس غلطی سے ہوا سب۔

روحیل صاحب نے گھور کر دیکھا تو دعا ہنسنے لگ گئی۔

اچھا پھر ایک کام کرتے ہیں بیٹا کہ آپ جا کر معافی مانگ لو۔
پاپا وہ ہمارے محلے میں نئے آئے ہیں۔
تو ٹھیک ہے بیٹا میں آپ کے ساتھ جاؤں گا نہ، اپنے شیر کی سفارش کے لیے۔
اچھا ٹھیک ہے پھر آپ کھانا کھالیں میں بھی فریش ہو کر بس ابھی آئی، پھر اکٹھے ہی کھانا کھاتے ہیں۔

وہ جلدی سے تیار ہو کر باہر آئی۔ اس نے سفید لمبی گھیر دار فرائیڈ پینتھی، ساتھ میں چوڑی دار پاجامی پہنے، کھلے
بال اس کی کمر پہ بکھرے پڑے تھے، وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔

پاپا وہ ہمارے محلے میں نئے آئے ہیں۔

تو ٹھیک ہے بیٹا میں آپ کے ساتھ جاؤں گا نہ، اپنے شیر کی سفارش کے لیے۔

اچھا ٹھیک ہے پھر آپ کھانا کھالیں میں بھی فریش ہو کر بس ابھی آئی، پھر اکٹھے ہی کھانا کھاتے ہیں۔

وہ جلدی سے تیار ہو کر باہر آئی۔ اس نے سفید لمبی گھیر دار فرائڈ پہنی تھی، ساتھ میں چوڑی دار پاجامی پہنے، کھلے

بال اس کی کمریہ بکھرے پڑے تھے، وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔

واہ واہ یہ میرا شیر تو آج شیر فی لگ رہا ہے۔

سیدھا کہیں نہ آ کی بیٹی پیاری لگ رہی ہے۔

باہا باہا باہا باہا اچھا ٹھیک ہے ٹھیک ہے پیاری لگ رہی ہو۔

Hala e mohabbat by Sidra Chaudhary

انہوں نے ہنس کر کہا اور باہر کو چل دیے، دعا نے لان کے پاس گزرتے ہوئے جیسے ہی اس کی نظر پھولوں پہ پڑی تو اپنے بابا کو آواز دی تھی۔

بابا کیا ہم خالی ہاتھ جائیں گے ان کے گھر، دعا سوچتے والے انداز میں بولی۔

ارے نہیں بیٹا، پہلے بازار چلتے ہیں، پھول لیں گے پھر چلیں گے، علی کی بڑی بہن امراء بھی آئی ہوئی ہے، شادی شدہ ہے اسکے دو چھوٹے چھوٹے بیٹے اور ایک بیٹی بھی ہے، ان کے لیے بھی کچھ لیتے جائیں گے۔

پہلے وہ بازار گئے پھولوں کا گلدستہ لیا، جس میں صرف سرخ گلاب تھے اور بچوں کے لیے چاکلیٹس لے کر بیگ میں رکھ لیں۔

اچھا پاپا کیا علی کے گھر والے جانتے ہیں کہ میں آپ کی بیٹی ہوں؟

ارے نہیں بیٹا، آج وہ آپ کو پہلی دفعہ دیکھیں گے۔

اچھا تو بابا مجھے دیکھے بنا ہی انہوں نے کیسے پسند کر لیا؟

ارے بیٹا جب تم چھوٹی تھی نہ تب بھی بہت گول گپہ اور پیاری سی تھی، ضرار بھائی نے تب ہی تمہیں مانگ لیا تھا، لیکن تب میں نے یہ کہہ دیا تھا کہ بچے بڑے ہوں گے تو فیصلہ کروں گا اور پھر دو سال بعد ہم یہاں شفٹ ہو گئے۔

اور وہ لوگ کینیڈا چلے گئے تھے، ان سے رابطہ ختم ہو گیا، اب وہ لوگ واپس آ گئے ہیں، اور بھائی نے آتے ہی مجھ سے وہی بات کی، پھر میں علی سے ملا، مجھے بہت پسند آیا، تمہارے ساتھ بچے گا بھی اور تمہیں عزت سے رکھے گا بھی۔

اچھا بابا اگر میں ان کے گھر اکیلی چلی جاؤں تو، آپ ساتھ ہوں گے تو اسے مجبوراً مجھے معاف کرنا پڑے گا، میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ آپ کے تعارف کے بغیر بھی وہ مجھے معاف کرتا ہے یا نہیں۔

چلو ٹھیک ہے پھر، میں چلتا ہوں، واپس خود ہی آ جانا۔

ٹھیک ہے بابا، کیا پتہ آپ کے ہونے والے داماد کے ساتھ ہی آؤں، دعا نے ہنستے ہوئے کہا اور گیٹ سے اندر داخل ہو گئی، گیٹ پہلے سے ہی کھلا تھا، اس کی وہ چپ چاپ داخل ہو گئی اور اب لاؤنج میں بھی داخل ہو چکی تھی۔

دعا لاؤنج میں ادھر ادھر دیکھ رہی تھی کہ اسے کوئی نظر آئے تبھی ایک بچی بھاگتی ہوئی آکر دعا میں لگی تھی۔ اور دعا جو پہلے پہلے ہی ڈر ڈر کر آگے برہر رہی تھی اپنی پینسل ہیل پہ بیلنس برقرار نہ رکھ پائی اور ادھر ادھر سے گر چکی تھی، ساتھ ہی پھولوں کا گلدستہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر دور جا گرا تھا۔

بلکہ نہیں گرا تھا، دعا کے ہاتھ سے چھوٹا تھا اور دعا کے ہاتھ سے چھوٹنے والی ہر چیز کی طرح گلدستے کو بھی معلوم تھا کہ کہاں جانا اس لیے، بچی کے پیچھے اسے پکڑنے کے لیے بھاگتے ہوئے آ رہا تھا، اس کے منہ پہ لگا تھا۔

دعا جتنی تیزی سے گری تھی اتنی ہی تیزی سے اٹھی تھی، اور پاس کھڑی ایمان تالیاں پیٹ پیٹ کر ہنس رہی تھی۔

دعامنہ پہ لگنے والا گلہ دستہ ہاتھ میں پکڑے دعا کو گھور رہا تھا۔ اس سے پہلے کہ علی دعا کو کچھ کہتا، علی کی بڑی بہن لاؤنج میں آئی تھی اور لڑکی کو دیکھ کر حیران رہ گئی اور پھر آگے بڑھ کر دعا سے ملی تھی اور پھر اسے لیے لاؤنج میں ہی بیٹھ گئی تھیں۔

علی بھی ان کے سامنے ہی ٹانگ پہ ٹانگ جما کر صوفے پہ ہی بیٹھ گیا تھا۔
امراء دعا کا انٹرویو لینے میں مگن تھی، وہ بھی مسکرا کر اپنے بارے میں بتاتی گئی۔
علی وہ میں آج کے لیے تم سے سوری کرنے آئی تھی، دعا نے شرمندہ شرمندہ سے انداز میں کہا۔
جی جی اسی لیے یہ پھولوں کا گلہ دستہ آتے ہی میرے منہ پہ دے مارا، مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ تم ہر چیز میرے منہ پہ کیوں مارتی ہو، علی نے گھورتے ہوئے کہا۔
اور دعا نے شرمندگی سے سر جھکا لیا تھا، لیکن بولی کچھ نہیں۔

امراء نے اسکا سراپرا اٹھایا تو اسکی آنکھوں میں ہلکی ہلکی نمی تھی، یہ دیکھ کر امراء نے علی کو گھورا تھا۔
ارے ارے پلیز رونا مت، میں تو مذاق کر رہا تھا، لیکن پلیز آئندہ میرے منہ کو معاف کر دینا۔
ہاں دعا آئندہ اسکا منہ معاف کر دینا اسکی جگہ پہ جو بھی مارنا سیدھا اس کے سر پہ مارنا۔ امراء نے علی کی بات کے جواب میں دعا کو مفید مشورے سے نوازا۔

دعا نے سر اٹھایا پھر ایک دم ایمان کو دیکھ کر حیران ہوئی، وہ چھوٹی سی تین سالہ بچی اچھک کر معصومیت سے شیطانی مسکراہٹ لبوں پہ سجائے آنکھیں پٹیٹاتے ہوئے دعا کو دیکھ رہی تھی۔

ارے آنٹی آپ اتنی بڑی ہو کر رو رہی ہیں، اس نے دونوں ہاتھوں کو جتنا پھیلا سکتی تھی پھیلا کر بڑی ہونے کا اشارہ کیا تھا۔

اور اس کی بات سن کر علی، امراء اور دعا بے ساختہ ہنس دیے تھے۔

دعا نے اسے پکڑ کر اس کے گال پہ پیار کیا تھا اور اسے بیگ سے نکال کر چاکلیٹس اسے دی تھیں، جو وہ لے کر فٹ علی کے پاس پہنچی تھی، اور علی نے ایمان کے گال پہ وہیں پیار کیا تھا جہاں کچھ پل پہلے دعا نے پیار کیا تھا، اور یہ دیکھ کر دعا کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں۔

اور اسے آنکھیں پھیلاتے دیکھ کر علی نے اسے آنکھ ماری تھی، جس پہ دعا نے جلدی سے نظروں کا زاویہ بدلا تھا۔ اچھا آپی میں چلتی ہوں، بابا ویٹ کر رہے ہوں گے میرا، انکے ساتھ کسی کام پہ جانا ہے، دعا نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔

ارے ابھی تو آئی ہو اور ابھی جا رہی ہو، کچھ دیر تو بیٹھو مزید، امراء نے دعا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تھا۔

ارے نہیں آپی پھر کبھی صحیح، ابھی میں چلتی ہوں، بلکہ یہ لیں میرا کارڈ اب آپ آئیے گا، میں انتظار کروں گی، دعا نے اپنے بیگ سے کارڈ نکال کر امراء کو تھمایا تھا۔

پھر اسے اللہ حافظ کہہ کر ایمان کو پیار کر کے باہر نکل گئی تھی۔

Hala e mohabbat by Sidra Chaudhary

اور ابھی وہ گیٹ پہ پہنچی تھی جب علی نے اسے آواز دے کر روکا تھا، اور دعا اپنی مسکراہٹ چھپاتی مڑی تھی۔
تم نے مجھ سے معافی تو مانگ لی لیکن یہ تو پوچھا ہی نہیں کہ میں نے تمہیں معاف کیا یا نہیں، علی اسے کہتے گیٹ سے
ٹیک لگا کر کھڑا ہوا تھا، کچھ اس طرح سے کے دعا کے گزرنے کا راستہ رک گیا تھا۔

ہممممم تو پھر علی تم نے مجھے معاف کر دیا؟
ہممممم سوچوں گا اس بارے میں۔

ٹھیک ہے جب سوچ لو تو بتا دینا اور اب میرا راستہ چھوڑو مجھے دیر ہو رہی ہے۔
اچھا سنو دعا، تھینک یو، تم نے مجھے جو کیسٹ دی تھی مجھے بہت پسند آئی، میرے سفر کو ہمیشہ کے لیے اچھا بنانے کے
لیے میں تمہارا شکر گزار ہوں۔

شکریہ کی کوئی بات نہیں، بس مجھے اچھا لگتا ہے، مجھے سکون ملتا ہے، اس لیے میں ہر کسی کو دیتی ہوں۔
کیا تمہارے پاس کوئی کیسٹ ہے؟ دراصل مجھے اپنے فرینڈز کو دینی ہیں، میں انہیں تحفہ دینا چاہتا ہوں۔
ہاں کیوں نہیں، یہ لو، کتنی چاہیے؟ دعا نے بیگ سے کیسٹس نکالتے ہوئے کہا تھا۔
تم بیگ میں رکھتی ہو کیسٹس ہر وقت؟

ہاں میرے بیگ میں ہر وقت موجود رہتی ہیں۔

اچھا ٹھیک ہے فی الحال چار پانچ دے دو، پھر میں خود بنواؤں گا۔

Hala e mohabbat by Sidra Chaudhary

ہممم یہ لو، اور مزید چاہیے ہوں تو یہ لو میرا کارڈ اس پہ میرے ایڈریس کے ساتھ شاپ کا نام پتہ بھی لکھا ہے، جا کی لے لینا وہاں سے جتنی چاہیے ہوں۔

اور اب میرا راستہ چھوڑو، یا پھر میں کچھ ڈھونڈ کے ماروں تمہارے سر میں کچھ۔

ہا ہا ہا ہا نہیں نہیں بس معاف کرو تم مجھے، یہ لو جاؤ بلکہ ایسا کرو چلو میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں۔
ہممم اچھا آئیڈیا ہے لیکن میں تمہارے ساتھ کیوں جاؤں گی۔
میں نے ابھی تک تمہیں معاف نہیں کیا، سوچ لو۔

اچھا ایسا ہے تو ٹھیک ہے پھر چلو۔

ہاں ہاں چلیے مادام، علی نے جھکتے ہوئے ہاتھ سے دعا کو چلنے کا اشارہ کیا تھا۔ اور وہ اپنی مسکراہٹ چھپاتی باہر نکل گئی تھی۔

بیگم آپ کی بیٹی کہاں ہے؟ نظر نہیں آرہی۔ روحیل صاحب نے چائے کا گک اٹھاتے رقیہ بیگم سے پوچھا تھا۔

اپنے کمرے میں سوئی پڑی ہے، کہہ رہی تھی کہ سر میں درد ہے، تو میں نے کہا کہ تھوڑا ریسٹ کر لو۔

ہاں لیکن اب تو سات بج رہے ہیں، اب سوئی رہے گی تو رات کو کیا کرے گی پھر۔

ایسا کریں یہ ریموٹ پکڑائیں مجھے، میں اٹھاتا ہوں اسے۔ ڈنر کا بھی وقت ہونے والا ہے۔

روحیل صاحب نے اپنے سے تھوڑی دور صوفے پہ پڑے ریموٹ کی طرف اشارہ کیا تھا۔

رقیہ بیگم نے ریموٹ انکی طرف بڑھا دیا تھا، جسے تھام کر انہوں نے سامنے لگی دیوار پہ ایل ای ڈی چلائی تھی، پورے گھر میں ایک دم اسماء الحسنیٰ کی آواز گونجی تھی۔

رقیہ بیگم نے جلدی سے دوپٹہ نماز پڑھنے کے سٹائل میں لیا تھا، اور روحیل صاحب بھی فوراً ادب سے سر جھکا کر بیٹھ گئے تھے۔

اور ابھی پانچ منٹ بھی نہ گزرے تھے کہ دعا سیڑھیوں سے اترتی دکھائی دی، اس نے بھی دوپٹہ نماز پڑھنے کے انداز میں لیا تھا، اور خاموشی سے آکر ماں کے پاس بیٹھ گئی تھی۔

جب اسماء الحسنیٰ ختم ہوئے تو روحیل صاحب نے ایل ای ڈی بند کر دی تھی۔

اٹھ گیا میرا شیر، روحیل صاحب نے بازو پھیلاتے ہوئے کہا تھا جس پہ دعا ف سے ان کے بازو میں آسمانی تھی۔ جی اٹھ گیا، اتنے اچھے طریقے سے اٹھائیں گے تو کیسے ہو سکتا ہے کہ میں نہ اٹھتی۔

اسماء الحسنیٰ لگے ہوں، ہمارے پاک رب کی صفات بیان کی جا رہی ہوں، میں نہ شکری بن کر سوئی رہوں، ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔

روحیل صاحب نے جہاں سفر کے دوران اسماء الحسنیٰ سننے کی عادت ڈالی تھی، بالکل اسی طرح انہوں نے دعا کو سوتے سے اٹھانے کے لیے نہ آوازیں دیتے تھے نہ الارم لگاتے تھے۔ بس اسماء الحسنیٰ بلند آواز میں لگا دیتے تھے۔

ان کے گھر میں ڈش، کیبل کچھ بھی نہیں تھا، ایل ای ڈی پہ صرف اسماء الحسنیٰ سنے جاتے تھے، انکا ماننا تھا کہ اللہ کی صفات کو ہر وقت سنا چاہیے تاکہ انسان نہ شکرانہ بنے اسے ہر وقت احساس ہونا چاہیے کہ اللہ پاک ہم پہ دن میں کتنی عنایتیں کرتے ہیں۔

انسان جب خود پہ اپنے رب کے کیے جانے والے احسانات کو یاد رکھتا ہے نہ تو پھر کبھی نہ شکر انہیں بنتا، بلکہ وہ اپنے رب کی ہر صفت کے مطابق اسکے ہر حکم پہ عمل کرتا ہے، اور دنیا و آخرت میں کامیاب ٹھہرتا ہے۔
اور حدیث قدسی کے مطابق

* جو شخص اسماء الحسنیٰ زبانی یاد کرتا ہے، اس پہ جنت واجب کر دی جاتی ہے *

یہ وجہ تھی کہ انہوں نے گھر پہ اس عمل کو شروع کیا تھا، اور دعا نے بھی یہی عادات اپنائی تھیں، اور کالج میں جاتے ہی اس نے کیسٹس گفٹ کرنا شروع کر دی تھیں۔

دعا بیٹا کس کے ساتھ آئی تھی واپس؟ رو حیل صاحب نے دعا سے پوچھا۔

آپ کے ہونے والے داماد کے ساتھ، اس نے مسکرا کر جواب دیا تھا۔

آہاں کیا بات ہے، اسے بتایا کہ تم میری بیٹی ہو؟

نہیں بابا، ابھی میں اس سے تھوڑی جان پہچان بنالوں پھر بتا دیں گے۔

Hala e mohabbat by Sidra Chaudhary

کوئی فائدہ نہیں کیونکہ کل میں نے علی کے گھر والوں کو لپچہ بلایا ہے، تم بھی یونی سے چھٹی کر لینا، اچھی بیٹی بن کر ماں کی مدد کرنا۔

میں اور اچھی بیٹی اور وہ بھی آپکی بیگم کی، جانے دیں بابا کیوں جاگتے ہیں خواب دکھا رہے ہیں، اس نے رقیہ بیگم کی طرف دیکھ کر کانوں کو ہاتھ لگاتے کہا تھا۔

تم میری اکلوتی بیگم کو تنگ کیوں کرتی رہتی ہو؟ انہوں نے دعا کا کان کھینچتے ہوئے کہا تھا۔

ارے ارے جو آپکی بیگم آپ کی اکلوتی بیٹی پہ تشدد کرتی ہیں، وہ کس کھاتے میں جائے گا بابا؟ اس نے اپنا کان چھڑاتے ہوئے کہا تھا۔

دیکھا آپ نے اسے مجال ہے جو یہ لڑکی کبھی سیریس ہو جائے، بتا رہی ہوں میں ابھی اگر کل اس نے کوئی ایسی ویسی حرکت کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔

دیکھا دیکھا آپ نے، آپکی بیگم آپ کے سامنے مجھے دھمکیاں دے رہی ہیں، سوچیں آپ کے پیچھے میرا کیا حال کرتی ہوں گی۔

آپ سے برا کوئی ہے بھی نہیں بیگم، مجھ جیسے معصوم، ہونہار فوجی کو منٹو سیکنڈوں میں اپنے حسن کا دیوانہ بنالیا تھا اور اب آپ نے مجھے زن مرید بھی بنا رکھا ہے۔

اللہ توبہ ہے آپ سے تو، کچھ تو شرم کر لیں، جو ان بیٹی کے سامنے ٹھہر کی بن رہے ہیں۔

لو بھی میری محبت کو ٹھکر کی کہہ دیا، آہ دعا مجھے ہاسپٹل لے چلو مجھے لگ رہا ہے کہ مجھے دل کا دورہ پڑ رہا ہے اس قدر عزت پہ۔

بس کریں آپ دونوں باپ بیٹی، یہ گھر ہے، کسی فلم کا سیٹ نہیں، مسخریاں کیے جا رہے ہیں۔
اور تم اٹھو چلو جا کہ پڑھائی کرو، لاسٹ سمسٹر ہے کوئی فکر ہی نہیں۔

اچھا ویسے کہیں نہ کہ آپکو آپکے شوہر نامدار کے پاس اکیلا چھوڑ دوں، پڑھائی کا کیوں الزام الگار ہی ہیں، ورنہ آپکو بھی پتہ ہے کہ آپکی بیٹی کتنی زہین ہے۔ کہتے ہی دعا سیڑھیوں کی طرف بھاگی تھی کیونکہ وہ اپنی گل افشانیوں پہ رقیہ بیگم کو جو تا اٹھاتے دیکھ چکی تھی، جو کہ اسے کے پیچھے ہی بھاگتا تھا اور ٹھیک نشانے پہ لگا تھا۔

مائیں، فلائنگ چپل ماریں اور نشانہ نہ لگے ہو سکتا ہے بھلا؟ فلائنگ چپل کا نشانہ ماؤں کا ایسے لگتا ہے جیسے باقاعدہ ٹریننگ حاصل کی ہو۔

دعا بھی چپل پڑتے ہی سیڑھیوں پہ ہائے ہائے کرتے بیٹھ گئی تھی، اور اس کے واویلے پہ رقیہ بیگم نے دوسرا جو تا بھی اٹھایا تھا، اور دعا فوراً بھاگی تھی، روحیل صاحب، ماں بیٹی کو دیکھ کر ہنس کر ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔

صبح چھٹی ہے تمہاری، اگر امپریس کر لیا سسرال والوں کو تو جلدی شادی بھی کر دیں گے۔ روحیل صاحب نے پیچھے سے اسے آواز دی تھی۔

نہیں، ہرگز نہیں، کل یونیورسٹی جانا بہت ضروری ہے، کل کے سارے لیکچر امپورٹنٹ ہیں، آخری سمسٹر میں وقت ضائع نہیں کر سکتی ہاں البتہ جلدی لوٹ آؤں گی۔

دعاںے جاتے جاتے انکار کیا تھا۔

ہاں فار یہ کیا ہوا، کیوں اتنی کالز کر رہی ہو؟ دعاںے کمرے میں آکر کال اٹھا کر کان سے لگاتے کہا جو جانے کب سے
نچ رہا تھا۔

اچھا تھی کہاں، دسویں کال ہے میری۔

کچھ نہیں بابا کے ساتھ تھی، اور موبائل کمرے میں رہ گیا تھا۔

اچھا نوٹس تیار کر لیے تم نے کل کے لیکچر کے۔

ہاں کر لیے ہیں اور علی کو بھی دے آئی ہوں۔

کیا تم علی کو نوٹس دے بھی آئی، کچھ کہا تو نہیں، بڑا خوش ہوا ہو گا مس مصیبت کو دیکھ کر۔

ہا ہا ہا یار وہ نہ بس پھر سے غلطی ہو گی، اور پھر دعاںے اسے پوری روداد سنائی تھی، جسے سن کر فار یہ ہنس ہنس کر پاگل
ہو رہی تھی۔

میں ٹھیک کہہ رہی تھی، تم علی کے لیے سچ میں مس مصیبت بنی ہوئی ہو، اس پہ مستزاد کہ تمہاری شادی بھی
عنقریب اسی سے طے ہو گی۔

اللہ رحم کرے بچے پہ، میں تو بس دعا ہی کر سکتی ہوں۔

دفعہ ہو جاؤ مرد تم، میرے منہ پہ اس کی سائڈ لے رہی ہو، رکھ رہی ہوں فون، کل مل کر کرتی ہوں تم سے حساب کتاب اس بے وفائی پہ۔

رکور کو کال مت کاتنا، کام کی بات تو کی نہیں میں نے۔ حماد کا فون آیا تھا، تمہارا آرڈر تیار ہے، کل کسی بھی وقت تم لینے جاسکتی ہو، یا اگر چاہو تو وہ گھر پہنچا دے گا۔

حماد، فاریہ کا کزن تھا، جس کا اپنا سٹوڈیو تھا، دعا اسماء الحسنی کی کیسٹس حماد کے سٹوڈیو سے ہی تیار کرواتی تھی۔ اچھا ہوا تم نے بتا دیا کہ ریڈی ہیں، علی کو بھی کشتہ کیسٹس چاہیے مانگ رہا تھا وہ۔

تم دو گی اسے، رہنے دو، بے چارے کے پھر کچھ مار دینا ہے تم نے،

یہ تو ثابت ہو چکا ہے کہ تم کو چیز اسے ہاتھ میں نہیں دے سکتی، اس لیے میں دے دوں گی تم رہنے ہی دینا۔ اچھا اچھا دادی ماں دے لینا تم، اور چلو اب پڑھ لو کچھ، کل پتہ ہے نہ ٹیسٹ ہے، کہتے ہی دعا نے کال کات دی تھی، اور گرنے والے انداز میں بیڈ پہ لیٹی تھی، اور پھر علی سے اب تک کی ملاقاتوں کو یاد کر کے مسکرائی تھی۔

جیسے ہی سر اخلاق کی کلاس ختم ہوئی عامر نے آکر جلدی سے علی کو لیا تھا۔

چلو جلدی میرے ساتھ، اور ساتھ ہی گھسیٹنے والے انداز میں اسے چلنے پہ مجبور کیا تھا۔

لیکن لے کے کہاں جا رہے ہو، جانوروں کی طرح کھینچ کر، علی نے جھنجھلاتے ہوئے پوچھا تھا۔

Hala e mohabbat by Sidra Chaudhary

پھول یا کانٹے، کہاں تھانہ میں نے، چلو دکھاتا ہوں تمہیں۔ عامر اسے لیے گراؤنڈ میں کل والی جگہ پر آ بیٹھا تھا، جہاں کچھ ہی فاصلے پہ دعا اور فاریہ بیٹھی تھیں۔

اور تبھی انہیں ار مغان آتا دکھائی دیا جس کے ہاتھ میں کل کی طرح پھولوں کا گلہستہ تھا اور وہ سیدھا دعا کے پاس آیا تھا۔ جسے دیکھتے ہی دعا کا منہ بن گیا تھا۔

ار مغان نے دعا کی گھوری اور بگڑے ہوئے منہ کو نظر انداز کر کے اس کے سامنے گھٹنوں کہ بل بیٹھا تھا اور پھولوں کا گلہستہ اسکی طرف بڑھایا تھا۔

Welcome in to prime urdu novels & publications.

پرائم اردو ناولز میں خوش آمدید۔

پرائم اردو ناولز میں بحیثیت لکھاری شمولیت اختیار کریں اور اپنی تحریروں، ناولز، افسانوں کا پی ڈی ایف لنک حاصل کریں۔ اور دنیا بھر میں ہماری ویب سائٹ کے لاکھوں قارئین تک اپنی تحریر ایک کلک میں پہنچائیں۔

اگر آپ اپنی تحریروں کو کتابی شکل میں محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو خصوصی ڈسکاؤنٹ پر آپ کی مرضی کی تعداد میں کتابیں بنا کر دیں گے۔

ہمارے گروپ میں اپنی تحریر اپنے پیج لنک کے ساتھ پوسٹ کریں اور اپنے پیج کی پرموشن کے لئے اس سنہرے موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

اپنے پیج پر ہماری ویب سائٹ کا پی ڈی ایف لنک شیئر کرک اپنے ریڈرز کو پی ڈی ایف سے آف لائن ناولز پڑھنے کی سہولت فراہم کریں۔

اپنے ناولز کو ویب سائٹ کے ساتھ دیگر سٹریمنگ پلیٹ فارمز جیسے یوٹیوب پر بھی پڑھنے کی سہولت فراہم کریں اپنے ریڈرز کو۔

اپنی تحریروں کے لئے دیدہ زیب اور دلکش ٹائٹل اور پرموشنل پوسٹ بنوانے کے لئے ہمارے گرافک ڈیزائنر کی خدمات مفت حاصل کریں۔

اگر آپ کو اپنی تحریروں کو لکھنے میں راہنمائی کی ضرورت ہو تو ہماری ٹیم میں موجود سینئر لکھاری آپ کو مکمل راہنمائی فراہم کریں گے۔

Hala e mohabbat by Sidra Chaudhary

تو پھر دیر کس بات کی، ابھی ہمارے گروپ کو جوائن کریں اور اپنی تحریر پوسٹ کریں اور ہماری ٹیم کا حصہ بن جائیں۔ کیوں کہ ہم اپنے سب لکھاریوں کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے ہمیں میسنجر پر انکس کریں یا واٹس ایپ پر رابطہ کریں۔

Whatsapp : 03335586927

Prime Urdu Novels Group Link

<https://www.facebook.com/groups/517883045059344/>

ارمغان نے جیسے ہی پھول دعا کے سامنے کیے تھے، دعا نے منہ بنایا تھا، جس پہ ارمغان نے اپنا کام پکڑا تھا۔ مگر دعا نے ہاتھ سے اسکا پھولوں والا ہاتھ ایک سائنڈ پہ کیا تھا اور اٹھ کر چل پڑی تھی۔
لو بھی اس دفعہ یہ کانٹے ہیں، اب دیکھو آگے آگے ہوتا ہے کیا، علی نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا تھا۔
اور علی بھی جلدی سے سیدھا ہو کر بیٹھا تھا، اب تو ارد گرد کے سٹوڈنٹ بھی رکننا شروع ہو گئے تھے، آپس میں سرگوشیاں کرنے لگے تھے۔

دعا آگے بڑھی تھی جب تیزی سے ارمغان نے اسکا ہاتھ پکڑ کے کھینچا تھا، اور دعا سیدھی اس کے گلے آگئی تھی، جس پہ ارمغان نے اس کے سر پہ پیار کیا تھا، اور دعا نے اسے خود سے پرے دھکیل دیا تھا۔

لیکن ار مغان نے اتنی ہی تیزی سے اسے دوبارہ سے اپنے ساتھ لگالیا تھا، تبھی دعا نے ایک دم اپنا پاؤں ار مغان کے پاؤں میں پھنسا یا تھا جس سے وہ ایک دم لڑکھڑایا تھا، اور دعا نے موقعے کا فائدہ اٹھاتے اس کے کندھے کو نشانہ بنایا تھا۔

دعا نے دوبارہ اس نشانہ بنایا تھا لیکن ار مغان نے تیزی سے سائڈ پہ ہو کہ خود کو بچایا تھا اور دعا پہ جوابی وار کیا تھا، جسے دعا نے مہارت سے ضائع کر دیا تھا، گراؤنڈ میں اب باقاعدہ دعا، دعا کے نعرے لگنا شروع ہو چکے تھے۔

عامر یہ دعا، اسے کراٹے بھی آتے ہیں، اور یہ لڑکا کون ہے، جس سے دعا اتنا مقابلہ کر رہی ہے۔

یہ ار مغان ہے، لیکن کون ہے کوئی نہیں جانتا، یہ یہاں پہلی دفعہ تب آیا تھا جب دعا کا پہلا دن تھا، دعا کے ساتھ ہی آیا تھا، جس نہ بھی پوچھا دعا نے یہی بتایا کہ یہ میجر ار مغان ہے۔

لیکن دعا سے کیا رشتہ ہے کوئی بھی نہیں جانتا۔ ار مغان کبھی کبھی آتا ہے، ہمیشہ اسی طرح جیسے اب آیا ہے، کبھی تو دعا اس کے ساتھ فوراً چلی جاتی ہے اور کبھی یہی ہوتا ہے جو تم دیکھ رہے ہو۔

عامر نے جتنا جانتا سب علی کے گوش گزار کرتے اس طرف اشارہ کیا تھا جہاں ار مغان اور دعا کی لڑائی جاری تھی، دعا بہترین مہارت کا ثبوت دیتے ہوئے ار مغان کو نشانہ بنا رہی تھی، ار مغان مسلسل خود کو بچا رہا تھا لیکن بیچ بیچ میں وہ دعا کا نشانہ بھی بن جاتا تھا۔

یار میں جا رہا ہوں دعا کی مدد کے لیے، آخر کب تک وہ لڑتی رہے گی یوں۔ علی نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے کہا تھا۔ شوق سے جاؤ لیکن واپس اپنے پاؤں پہ نہیں آؤ گے۔

کلککہ کیا مطلب ہے اس بات کا؟

مطلب یہ کہ جس سے دعا لڑ رہی وہ میجر ار مغان ہے، میجر کا مطلب سمجھتے ہونہ؟ میجر ہے وہ، اگر دعا نے اسے نشانے پہ رکھا ہے تو صاف مطلب ہے کہ وہ جان بوجھ کر دعا سے ہار رہا ہے۔ ورنہ ایک میجر اور وہ ہار جائے مزاق ہے کیا یہ؟

لیکن وہ دعا سے کیوں ہار رہا ہے؟ علی نے ان دونوں کو دیکھتے کہا جہاں دعا نے ار مغان کا بازو موڑ رکھا تھا۔ اور پھر ایک دم ار مغان پلٹا تھا کہ دعاب اس کے حصار میں تھی، ار مغان نے دعا کو ایک پل میں قابو کر لیا تھا، اور پھر ایک دم گن اس کے ماتھے پہ رکھی تھی۔

گن دیکھ کر سب پریشان ہو گئے تھے، اور وہی سٹوڈنٹ جو پہلے دعا دعا کے نعرے لگا رہے تھے اب سانس روکے انہیں دیکھ رہے تھے۔

یاریہ میں نہیں دیکھ سکتا دعا کو پر اہلم میں جا رہا ہوں میں اس کے پاس۔

شوق سے جاؤ لیکن پھر واپس نہیں آؤ گے یہ بھی یاد رکھنا۔

کیا مطلب ہے تمہارا کہ واپس نہیں آؤں گا۔

مطلب یہ ہے علی کہ آخری دفعہ جب ار مغان آیا تھا تب بھی ایسی لڑائی ہوئی تھی لیکن تب دعا ہار گئی تھی،

کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ کا ایک لڑکا تھا حماد شاہ، اس نے ار مغان کا پیچھا کیا تھا، ار مغان نے منع کیا اسے لیکن وہ بعض نہیں آیا پھر سے پیچھا کیا ار مغان کا، اور پھر اسکا آج تک کسی کو پتہ نہیں چلا کہ وہ کہاں ہے، زندہ بھی ہے یا نہیں۔ کوئی نہیں جانتا، اس لیے تم سکون سے بیٹھے رہو۔

ککککک کیا سچ میں ایسا ہوا؟

نہیں میں جگتیں مار رہا ہوں، ایسا کرو تم جاؤ، اچھا ہے میری جان چھوٹے گی تم سے، عامر نے اسے اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا، جہاں اب ار مغان دعا کو گن پوائنٹ پہ لے جا رہا تھا۔

لیکن یار وہ دعا کو لے جا رہا ہے وہ اسے نقصان نہ پہنچا دے، علی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا تھا۔

یار کچھ نہیں ہوگا، یہاں موجود کسی بھی انسان سے پوچھ لو وہ تمہیں بتا دے گا کہ دعا کو نقصان پہنچ سکتا یا نہیں۔ سب جانتے ہیں کل ہنستی مسکراتی دعا پھر سے یہاں سب کے درمیان ہوگی۔

پکی بات ہے نہ، تم مجھے ٹر خا تو نہیں رہے؟

فار یہ بات سنو، کچھ پتہ ہے تمہیں کہ یہ آج کی لڑائی اتنی خطرناک کیوں تھی اور اسکے اثرات تو نہیں ہوں گے؟ عامر نے پاس گرزتی فار یہ کو ایک دم آواز دے کر پوچھا تھا۔

پتہ نہیں میں بھی نہیں جانتی کہ دعا اتنے غصے میں کیوں تھی، اگر سرگن پوائنٹ پہ نہ رکھتے تو آج اس نے جانا نہیں تھا، لیکن خیر پریشان مت ہو، اثرات بہت مثبت ہوں گے، کل دعا نہیں آسکے گی، سر کہہ کر گئے ہیں مجھے، بلکہ

Hala e mohabbat by Sidra Chaudhary

آرڈر دے کے گئے ہیں کہ نوٹس دعا کے گھر پہ پہنچا دوں کل کے لیکچرز کے، اور یہ کہ دعا پہنچ جائے گی پرسوں یونی۔

اچھا میں اب چلتی ہوں، جا کہ اپنا آج کا کام ختم کروں کل تو دگنا کام کرنا ہے، اس لیے میں جا رہی ہوں، تم لوگ انجوائے کرو۔ فار یہ اسے تفصیل بتاتی چلی گئی تھی۔

ہاں تو ہو گئی تسلی یا کسی اور سے بھی پوچھنا ہے؟ عامر نے اسے کتاب مارتے ہوئے کہا تھا۔
ہاں ہاں ہو گئی ہے تسلی، اچھا یار میں اب چلتا ہوں، آج پاپا کے ایک دوست کے گھر لنچ پہ جانا ہے۔ پاپا نے میرے لیے لڑکی پسند کر لی ہے۔

کیا انکل نے لڑکی پسند کر لی، تم آج اسے دیکھنے بھی جا رہے ہو، تو پھر یہ دعا کے لیے کیوں مجنوں بن رہے ہو؟
یار ماما پاپا نے مجھ سے نہیں پوچھا، بس بتا دیا کہ لڑکی پسند کر لی ہے، اب آج لنچ پہ جانا ہے، لیکن فیصلہ مجھ پہ چھوڑ دیا ہے کہ مجھے لڑکی پسند نہ آئی تو میں انکار کر سکتا ہوں، اور اب میں کیا کروں گا تم سمجھ گئے ہو گے۔
ہاں ہاں سمجھ گیا شیطانی دماغ تمہیں، عامر نے ہنستے ہوئے کہا تھا اور پھر دونوں اٹھ کر پارکنگ کی طرف چل پڑے تھے۔

ارے رقیہ بھابھی کب آئے گی ہماری بیٹی، کتنا انتظار کروائیں گی آپ ہمیں۔ علی کی ماما نے بے صبری کا مظاہرہ کرتے کہا تھا۔

ارے بھابھی پہلے تو آ جاتی ہے اس وقت تک آج پتہ نہیں کہاں رہ گئی ہے، کرتا ہوں میں کال رو حیل صاحب نے صفائی دیتے ہوئے کہا تھا۔

السلام علیکم، دعا نے لاؤنج میں قدم رکھتے کہا تھا۔

وعلیکم اسلام، لیجیے آگئی، کہاں رہ گئی تھی، کب سے انتظار کر رہے ہیں۔ رقیہ بیگم نے دعا کو گھورتے ہوئے کہا تھا۔
ارے یہ دعا آپ کی بیٹی ہے؟ امراء نے خوش ہوتے ہوئے کہا تھا اور حیران اور خوش تو علی بھی تھا یہ دیکھ کر کہ جس لڑکی کو وہ ناپسند کرنے آیا تھا وہ دعا ہی ہے۔

دعا نے علی کے والدین سے پیار لیا تھا اور پھر امراء کے پاس بیٹھ گئی تھی، جہاں پاس ہی شیطانک مسکراہٹ سمیت ایمان بھی اسے معصومیت سے دیکھ رہی تھی۔

آنٹی اگر آپ روئیں نہ تو میں آپ سے ایک بات پوچھوں؟ ایمان نے دعا کی طرف رخ کرتے ہوئے پوچھا تھا۔
ہاں بیٹا پوچھو۔ دعا نے حیران ہوتے ہوئے ایمان کو جواب دیا۔

آج آپ نے ماموں کو پھول نہیں مارنے؟ ایمان نے اپنی شیطانی مسکراہٹ سے دیکھتے پوچھا۔

جس پہ امراء اور علی بے ساختہ ہنسے تھے اور دعائے بھی مصنوعی مسکراہٹ اچھالی تھی۔

دعا بیٹا جاؤ چینیج کر کے آؤ، اتنے میں میں کھانا لگاتی ہوں، پھر سب مل کر کھانا کھاتے ہیں، رقیہ بیگم نے دعا سے کہا تھا اور خود اٹھ کر کچن کی طرف چل دی تھیں۔

دعا چینیج کر کے اپنے کمرے سے نکلی تھی کہ آواز سن کر رک گئی، وہ آہستہ آہستہ چل کر آواز کی سمت آئی جہاں سب سے الگ ایک سائنڈ پھٹا فون پہ بات کر رہا تھا۔

یار تم یقین کرو گے جس لڑکی کو میں ناپسند کرنے آیا ہوں وہ کوئی اور نہیں دعا ہے، اور وہ پہلے سے جانتی تھی کہ اس کے لیے جو لڑکا پسند کیا جا رہا ہے وہ میں ہی ہوں، اسکا مطلب یہ ہوا کہ وہ بھی مجھ سے محبت کرتی ہے، لیکن اب میں دعا سے محبت کا اظہار نہیں کروں گا۔

ابے یار اب جب بن مانگے مل رہی ہے تو کیا ضرورت ہے خود کو اس کے سامنے جھکانے کی، اب تو مجھے مل رہی ہے، دوسری طرف سے جانے کیا کہا گیا تھا جب علی نے اپنے نادر خیال کا اظہار کیا تھا۔

چل یار کل ملتے ہیں یونی میں، ابھی سب ٹیبل پہ ہیں لنچ کے لیے، اچھا نہیں لگتا کہ میں یہاں تم سے گپیں ماروں، اور ویسے بھی بہت اچھا وقت ہے گزارنے دے، علی نے کال کاٹتے ہوئے کہا تھا، اور دعا تیزی سے وہاں سے ہٹ گئی تھی۔

اور علی سے پہلے ٹیبل پہ پہنچ گئی تھی۔

سوری وہ دوست کی کال لمبی ہو گئی، معذرت کرتے ہوئے علی ٹیبل پہ دعا کے سامنے والی کرسی پہ بیٹھ گیا تھا۔

کوئی بات نہیں بیٹا آپ کھانا شروع کرو، روحیل صاحب نے بریانی کی ڈش علی کی طرف بڑھاتے کہا تھا۔

دعا تم کہاں جا رہی ہو؟ دعا اپنی بریانی والی پلیٹ لے کے اٹھی ہی تھی جب امراء نے پوچھا تھا۔

وہ میں بس زرا کچن تک جا رہی ہوں، آتی ہوں دو منٹ میں۔ دعا نے جواب دیا۔

دعا چپ چاپ بیٹھو، اور کھانا کھاؤ، دعا نے ابھی قدم اٹھایا تھا کہ رقیہ بیگم نے اسے حکم سنایا۔

لیکن ماما میں یہ کیسے کھاؤں گی، پلیز بس ابھی آئی، کہتے ہی دعا فوراً کچن میں چلی گئی تھی۔

آئی یہ بریانی کو کھڑی کیوں بنا دیا آپ نے وہ بھی چکن والی کھڑی واؤ، دعا واپس آ کر ٹیبل پہ بیٹھی ہی تھی کہ ایمان

نے اسکی پلیٹ دیکھ کر آنکھیں پھاڑ پھار کے دیکھا تھا پھر صبر نہ ہوا تو پوچھ بھی لیا۔

دعا ہمیشہ کی طرح بقول رقیہ بیگم کے کہ انسانوں کی طرح نہیں کھا سکتی، پہ عمل کرتے ہوئے بریانی پہ چینی ڈال کر

لائی تھی، گرم بریانی میں چینی ڈالنے سے چینی کا شور بہ بن چکا تھا، جس سے بریانی، بریانی نہیں کھڑی لگ رہی

تھی، جس میں چکن تیرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

ایمان کی بات سن کر سب حیران ہو کہ دعا کو دیکھ رہے تھے

اور رقیہ بیگم نے اپنا سر پکڑ لیا تھا، جس نے انکی انتباہ کو نظر انداز کر کے پھر سے اپنا گل کھلایا تھا۔

آئیے آئیے مولوی صاحب رک کیوں گئے آپ؟ ار مغان نے لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے کہا تھا، جہاں لنچ کے

بعد سب بیٹھے گپ شپ کر رہے تھے۔

تم جانتی تھی نہ کہ تمہارے ڈیڈ نے تمہارے لیے جو لڑکا پسند کیا ہے وہ میں ہی ہوں، اسی لیے تم اس دن اکیلی آئی تھی گھر پہ، میں جانتا ہوں تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو، پلیز دعا میری محبت کو قبول کر لو، میں تم سے ابھی نکاح کرنے کو تیار ہوں۔ تم صرف ایک دفعہ ہاں کر دو۔

علی نے دعا کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔

اچھا یہ تمہیں ابھی ابھی محبت ہو گئی دعا سے، واہ کیا بات ہے، خیر تمہارا پروپوزل ریجیکٹ ہوا۔

چلیے مولوی صاحب بسم اللہ کیجیے۔ ار مغان نے علی کو جواب دے کر مولوی سے نکاح شروع کرنے کا کہا تھا۔
نہیں دعا تم ار مغان سے شادی نہیں کر سکتی، میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں، پلیز مجھے مت چھوڑو، میں تمہیں بہت خوش رکھوں گا، تم چاہے ہر چیز میرے منہ پہ مارنا میں منع نہیں کروں گا لیکن پلیز مجھے مت چھوڑو، ار مغان سے شادی مت کرو، مجھ سے نکاح کر لو۔

علی نے دعا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تھا۔

ہمممم ٹھیک ہے، میں تم سے نکاح کے لیے تیار ہوں، لیکن نکاح نامہ میں خود فیل کروں گی، ہر شرط میں اپنی مرضی سے رکھوں گی۔

ہاں ٹھیک ہے ٹھیک ہے مجھے تمہاری ہر شرط منظور ہے۔

اب جب دعا نے تمہارا پروپوزل ایکسپٹ کر لیا تو ٹھیک ہے تمہارا نکاح ابھی دعا سے ہو گا۔ مولوی صاحب شروع کیجیے نکاح، ار مغان نے مولوی کو نکاح کا کہا تھا۔

مولوی صاحب نے نکاح شروع کیا تھا، سب ہی خوش تھے اور حیران بھی کہ ایک لہجے کے لیے اکٹھے ہوئے تھے اور نکاح ہو گیا تھا۔

ارے بھی تم لوگ ابھی تک وہاں گزرتا نہ کھڑے ہو، یہاں آؤ بہن کے نکاح نامے پہ گواہان کے خانے میں سائن کرو، مولوی صاحب نے جیسے ہی نکاح نامہ بڑھایا تھا، ار مغان نے اپنے ساتھ آئے فوجیوں کو دیکھ کر کہا تھا، جس پہ وہ اپنی گزنیچے کرتے آگئے تھے اور سائن کر دیے تھے۔

لو ہو گئے سارے سائن، بس یہ ایک گواہ کے رہ گئے تھے اور وہ اپنی بہن کے نکاح پہ میں خود کروں گا۔ آخر اکلوتا بھائی ہوں دعا کا، ار مغان نے نکاح نامہ پکڑ کر سائن کرتے ہوئے کہا تھا۔

کیا بہن، تم دعا کے بھائی ہو؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے، ابھی تو تم اس سے نکاح کرنے والے تھے، علی نے حیران ہوتے ہوئے کہا تھا۔

ہاں کہا ہی تھا، کیا تو نہیں، میرا نکاح ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ دعا میری بہن ہے، اور ویسے بھی میں نے کسی سے نکاح کر لیا تو فار یہ مجھے جان سے مار دے گی اور سہیلی کے لیے دعا بھی مجھے قتل کرنے سے باز نہیں آئے گی، پھر اخبار میں ہیڈ لائن ہو گی کہ سہیلی کے لیے بہن نے بھائی کو قتل کر دیا۔

ار مغان نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

لیکن بھائی صاحب دعا تو آپ کی اکلوتی بیٹی ہے نہ، جہاں تک مجھے پتہ ہے آپ کا تو کوئی بیٹا نہیں، علی کی ماما نے حیران پریشان ہوتے ہوئے رو حیل صاحب سے پوچھا تھا،

ہاں بھابھی اللہ نے مجھے بیٹے کی نعمت سے محروم رکھا، لیکن پھر مجھے ار مغان دے دیا، آپکو یاد ہے وہ واقعہ جس کے بعد آپ لوگ یہاں سے چلے گئے تھے، میں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ایک گینگسٹر کا پکڑا تھا جادہشت گردی کے ساتھ ساتھ بچوں کی سمگلنگ اور جسمانی تشدد بھی کرتا تھا، اس گینگ کو پکڑا تھا۔

ار مغان بھی انہی بچوں میں سے تھا، کم بختوں نے اس کے ماں باپ کو قتل کر کے اسے چھینا تھا ان سے، اور یہ صرف تین سال کا تھا، وہاں موجود بچوں میں سب سے کم عمر، جب میں نے اس کو اٹھانے لگا تھا تو اس نے مجھے بابا کہا تھا، پھر میں نے فیصلہ کر لیا کہ یہ میرا بیٹا بنے گا، بس پھر میں اسے اپنے ساتھ لے آیا، تب دعا چار ماہ کی تھی، توریقہ نے اسے اپنا دودھ پلایا تھا تا کہ یہ دعا کا بھائی اور ہمارا بیٹا بن جائے ہمیشہ کے لیے، بس تب سے یہ میرا دایاں بازو ہے۔

اس کے شوق اور وطن سے محبت کو دیکھتے ہوئے میں نے اسے کیڈٹ سکول میں داخل کروادیا، دعا بھی وہیں سے پڑھی ہے، اور آج دیکھیں اللہ کے کرم سے یہ میجر ار مغان ہے، میرے ملک کا مان، غرور، فخر۔ روحیل صاحب نے سب کا تفصیل بتائی تھی۔

ماشاء اللہ، اللہ لمبی زندگی دے اور کامیابیاں عطا کرے، ملک کے دشمنوں کو نیست س نابود کرتے رہو، علی کی مام نے دعائیں دی تھیں۔

لیکن مجھے ایک بات سمجھ نہیں آئی کہ جو ابھی ڈرامہ ہوا ہے اس کا کیا مقصد تھا؟ رشتہ ہی پکا کرنے آئے تھے ہم بھی لیکن نکاح کر کے ہمیں ہی سر پرانز کر دیا۔ علی کی بہن امراء نے سوچنے والے انداز میں کہا تھا۔

میں بتانا تو نہیں چاہتا لیکن آپ نے پوچھ لیا ہے تو بتا بھی دیتا ہوں۔

یہ علی اپنے دوست سے بات کر رہا تھا فون پہ کہ یہ دعا کو پسند کرتا ہے اسے بتائے گا نہیں، اسکے سامنے کبھی نہیں جھکے گا، اور بھی کافی کچھ کہا تھا۔

دعا نے اسکی باتیں سن لی، اور فیصلہ کیا کہ سب کے سامنے علی سے اظہارِ محبت کروائے گی، اس کے لیے دعا نے مجھے میسج کیا اور پھر آگے تو آپ سب جانتے ہی ہیں، ار مغان نے راز سے پردہ اٹھاتے ہوئے کہا تھا اور ساتھ ہی علی کا نکاح کی مبارک دی تھی۔

لو بھی تمہیں تمہاری محبت دے دی، امید کرتا ہوں کہ ہمیشہ اسے اپنے ہالہ محبت میں رکھو گے۔ کبھی اپنی محبت کا ہالہ ٹوٹنے نہیں دو گے، ار مغان نے علی کے برابر بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔

ان شاء اللہ میں اپنی محبت کا ہالہ اتنا مضبوط بناؤں گا کہ یہ چاہ کر بھی میرے ہالہ محبت سے نہیں نکل سکے گی، علی نے ار مغان کی بات کے جواب میں کہا تھا۔

اور پھر اذان کی آواز سن کر نماز کے لیے اٹھ گیا تھا، سب ایک دوسرے کا مبارک باد دے رہے تھے جب دعا ان کے درمیان سے اٹھ کر کمرے لاؤنج سے ملحق کمرے میں آئی تھی، جہاں علی نماز پڑھ رہا تھا۔

دعا نے دو منٹ رک کر اسے دیکھا تھا پھر واش روم میں جا کر وضو کیا اور علی سے دو قدم پیچھے نماز کی نیت کر لی تھی۔ علی نے نماز پڑھنے کے بعد نہ دعا مانگی تھی اور نہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا، دعا نے جیسے ہی سلام پھیرا، علی نے ہاتھ بڑھا کر دعا کو اپنے برابر کیا تھا اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے تھے۔

بے شک آنے والی زندگی ان کے لیے خوشیاں لانے والی تھی۔

جب انسان اللہ سے محبت کرتا ہے اپنی خوشیوں میں بھی اسکی عبادت کو یاد رکھتا ہے تو اللہ بھی اسے اس کے جیسا ہی مومن ہمسفر دیتا ہے۔

بے شک پاک مردوں کے لیے پاک عورتیں اور پاک عورتوں کے لیے پاک مرد ہی ہاتے ہیں۔

ختم شد

اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں، اپنا خیال رکھیں، اللہ آپ کا اور میرا حامی و ناصر ہو، اور ہمیں اپنے احکامات پہ تازندگی عمل کی توفیق دے آمین ان شاء اللہ